Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ | بدھ ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ - ۱۸ امان ۱۳۷۱ ہش - ۱۸ مارچ ۱۹۹۲ء | نمبر ۶۶

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت یابی کے لئے خصوصی دُعاؤں کی تحریک

جیسا کہ احباب جانتے ہیں حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چند ہفتوں سے علیل ہیں۔ مختلف طبّی علاجوں کا سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی کامل شفایابی کیلئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔ مولا کریم حضرت سیّدہ صاحبہ کو جلد تر صحت عطا کرے اور لمبی زندگی سے نوازے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ایک دفعہ کا ذکر ہے جب مَیں سیالکوٹ میں تھا۔ ایک مکان میں مَیں اور چند آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ بجلی پڑی اور ہمارا سارا مکان دُھوئیں سے بھر گیا اور اس دروازہ کی چوکھٹ جس کے متصل ایک شخص بیٹھا ہُوا تھا ایسی چِری گئی جیسے آرے سے چِیری جاتی ہے۔ مگر اس کی جان کو کچھ بھی صدمہ نہ پہنچا، لیکن اسی دن، بجلی تیجا سنگھ کے شوالہ پر بھی پڑی اور ایک لمبا راستہ اس کے اندر کو چکر کھا کر جاتا تھا جہاں ایک آدمی بیٹھا ہُوا تھا۔ وہ تمام چکر بجلی نے بھی کھائے اور جا کر اس پر پڑی اور ایسا جلایا کہ بالکل ایک کوئلے کی شکل اسے کر دیا۔ پھر یہ خدا کا تصرّف نہیں تو اور کیا ہے کہ ایک شخص کو بچا لیا اور ایک کو مار دیا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸۰)

"مَرنے کے بعد ایک بعث ہوتا ہے جیسے کہ حدیث میں ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ خدا سے بہت ڈرتا تھا۔ لیکن خدا کی قدرتوں کا اُسے علم نہ تھا۔ تو اس نے وصیّت کی کہ جب مَیں مَر جاؤں تو مجھے جَلا دینا اور میری خاک کو دریا میں ڈال دینا (تاکہ میرے اجزاء ایسے منتشر ہو جاویں کہ پھر جمع نہ ہو سکیں) جب وہ مَر گیا تو اُس کے ورثاء نے ایسا ہی کیا۔ لیکن خدا نے اسے عالمِ برزخ میں پھر زندہ کیا اور پُوچھا کہ کیا تو اس بات کو نہ جانتا تھا کہ ہم تیرے اجزاء کو ہر ایک مقام سے جمع کر سکتے ہیں اور تجھے ہماری قدرتوں کا علم نہ تھا۔ اس نے بیان کیا کہ چونکہ مجھے اپنے گناہوں کی سزا کا خوف تھا۔ اس لئے مَیں نے یہ تجویز کی تھی۔ آخر اس خوف کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸۳)

سانحہ ارتحال

○ مکرم مولانا محمود احمد صاحب چیمہ مربیّ انڈونیشیا کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۹۲ء بروز جمعہ بوقت شام ایک سال کی طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت مبارک سے ملحقہ صحن میں نماز جنازہ پڑھائی اور پھر بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کرائی۔

○ محترمہ ثریا خانم صاحبہ اہلیہ محترم میر عبد العزیز صاحب ۹/۱۸ دار النصر شرقی ربوہ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۹۲ء کو بوقت ۱۱ بجے دن بعارضہ قلب وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں نماز جنازہ اگلے دن مورخہ ۱۳ مارچ کو بعد نماز مغرب مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم آغا سیف اللہ صاحب نے دعا کرائی۔

احباب کرام سے انکی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دُعا

مکرم بشارت احمد صاحب (عقب ہسپتال) جو خدام الاحمدیہ کے اچھے ورکر ہیں نے غلطی سے کامن پن (COMMON PIN) نگل لی ہے۔ ایکسرے سے معلوم ہُوا ہے کہ وہ معدے میں ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ شافی خدا محض اپنے فضل سے جلد شفا دے۔ اور بُرے اثرات سے محفوظ رکھے۔

رمضان کے مقدس مہینہ میں اسیرانِ راہِ مولا کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ خدا کرے کہ یہ رمضان ان کی اسیری کا آخری رمضان ہو۔

اصلاح بہت آسان ہے صرف باشعور طور پر محنت کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"جہاں ایمان لانے والوں کے اثر قبول کرنے کا معاملہ ہے۔ فرمایا ... وہ نہایت ہی نرم اور بہت ہی تعاون کرنے والے اور جھکنے والے اور ان کے سامنے مٹ جانے والے لوگ ہیں۔ پس جو کوشش بھی آپ آج جماعت احمدیہ میں اصلاح کی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ردِّ عمل عام دُنیا کے ردِّ عمل کے مقابل پہ ایک بالکل جداگانہ ردِّ عمل ہے۔ محض باشعور طور پہ محنت کی ضرورت ہے۔ پس ہمارے نظام سے تعلق رکھنے والے جتنے بھی عہدیداران ہیں خواہ وہ خدام الاحمدیہ سے تعلق رکھتے ہوں، لجنہ سے تعلق رکھتے ہوں، انصار سے تعلق رکھتے ہوں اور نظام جماعت کے دوسرے عہدیدار وہ ان باتوں کا خیال کریں اور اس رمضان میں خصوصیت سے ہر جگہ یہ شعور پیدا کریں کہ ہم نے خدا سے لقاء کی دعائیں مانگنی ہیں اور لقاء کی تیاریاں کرنی ہیں اور اس کی لقاء کی خاطر اپنے گھروں کو سنوارنا ہے، اپنے صحنوں کو جھاڑو دینے ہیں اور اپنی دیواروں کو دھونا اور صاف کرنا اور اپنے فرشوں کو مانجھنا ہے جس طرح

باقی صفحہ ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ | قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸۔ امان ۱۳۷۱ ہش ۱۸۔ مارچ ۱۹۹۲ء

جزا دینے والا

انسان جو کام بھی کرتا ہے اسے اچھا اور ٹھیک ہی سمجھ کر کرتا ہے۔ سوائے اس کے کسی کی فطرت مسخ ہو چکی ہو اور اسے شرارت میں مزہ آئے۔ اگرچہ اس شرارت کی بات کو بھی اپنے "ذوق" کے مطابق اچھا اور ٹھیک ہی سمجھتا ہے۔ لیکن ایسی باتوں کو چھوڑ کر عام حالات میں انسان جو کچھ بھی کرتا ہے اسے اچھا سمجھتا ہے اور کسی نہ کسی رنگ میں اسکی داد کا خواہاں ہوتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس سے اس بات کا ذکر کیا جائے کہ اس نے اچھا کام کیا ہے اور جب وہ کسی سے یہ سنتا ہے کہ اس نے اچھا کام کیا ہے تو نہ صرف خوش ہوتا ہے بلکہ اسے مزید اچھے کام کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے

لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص اچھے کام تو کرتا ہے۔ لیکن لوگوں کی نظر اسکی اچھائی کی طرف جاتی ہی نہیں۔ اسے داد نہیں ملتی۔ اسکی کوئی حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔ یہ بات اس کے دل کو افسردہ اور پژمردہ کر دیتی ہے۔ وہ یا تو اچھے کام سے بیزار ہو جاتا ہے یا پھر کرتا ہے تو بددلی سے کرتا ہے اور کہتا ہے کسی کو کیا۔ میں کچھ بھی کروں۔ اس کا مجھ سے ہی تعلق ہے۔ مجھے دوسروں کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

کیا کوئی ایسی ہستی بھی ہے جس کی نظروں سے چھوٹے چھوٹے کام بھی مخفی نہیں رہ سکتے۔ جو سب کچھ دیکھتا ہے اور سب کچھ کی کنہہ کو بھی جانتا ہے۔ جسکی میزان بھی بالکل درست ہے۔ اچھے کو اچھا بتاتی ہے اور برے کو برا۔ اور جسے اچھا بتاتی ہے اسکی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ اس کا صلہ دیتی ہے۔ یقیناً ایسی ہستی ہے۔ اور ضرور ہے۔ اور وہ ہے خدا تعالیٰ کی ہستی۔ وہ ہمارے ہر کام کو دیکھتا ہے۔ ایسے کام بھی جو ہم چھپ کر کرتے ہیں۔ اور جن کا دنیا بھر میں کسی کو علم نہیں ہو سکتا۔ اور وہ ہمارے کام کو ٹھیک ٹھیک پرکھتا ہے۔ ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرتا ہے۔ اور فیصلہ کر کے جزا دیتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے فرماتے ہیں

"ہمیں اس خدا ہی کی پرستش کرنی چاہیئے جو کہ ذرہ سے کام کا بھی اجر دیتا ہے۔ خدا وہ ہے کہ انسان اگر کسی کو پانی کا گھونٹ بھی دیتا ہے تو وہ بدلہ دیتا ہے"

ہمیں چاہیئے کہ ہر کام کے سلسلہ میں نظر خدا تعالیٰ پر ہی رکھیں۔ اسی سے داد چاہیں۔ اسی سے صلہ اور جزا کی توقع رکھیں۔ یہ بات ہمیں کبھی مایوس نہیں کرے گی۔

خدمتِ خلق ہے سیاست بھی
لیکن اک شرط سے ہے یہ مشروط
ہر عمل کے لئے ہو نیّت نیک
اور ارادہ بھی چاہیئے مضبوط

ابوالاقبال

اہلِ وفا

دل کھول کے کر لے ستم ایجاد جفا اور
آگے ہی بڑھائیں گے قدم اہلِ وفا اور

کرتے ہیں تقاضا تیرے انداز و ادا اور
سمجھاتی ہے لیکن مجھے کچھ میری قضا اور

بڑھتی رہے یہ حسنِ خداداد کی زینت
لڑتی رہے شوخی سے اگر تیری حیا اور

ہونے لگا احساس تمہیں حسن کا اپنے
تم ہو گئے اب اور سے کچھ نامِ خدا اور

بیمارِ محبّت کو دعا کا یہ ملا پھل
آ کر یہ قضاء کہتی ہے لے مانگ شفا اور

کیا کم تھی ترے خنجرِ خونخوار کی تیزی
کیوں دستِ حنائی سے بڑھائی ہے جلا اور

اچھی یہ ملی داد معافی طلبی کی
منہ پھیر کے تم ہونے لگے مجھ سے خفا اور

آئے وہ شبِ وصل تو لڑتے ہوئے آئے
یہ ڈھنگ نرالا ہے یہ ہے طرزِ جفا اور

پہلو سے اٹھے وہ تو اٹھا دردِ جگر بھی
ڈر ہے کہیں چکھنا نہ پڑے کوئی سزا اور

گوہرؔ کی تمنّا ہے کہ یارب مرے دل میں
گھر کرنے نہ پائے کوئی اب تیرے سوا اور

ذوالفقار علی خان گوہرؔ

ہمارے پیارے امام نے فرمایا:

"بفضلِ خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہِ خدا میں قربانی پیش کریں گے اور متواتر کرتے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا..." (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

سیدنا حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے فرماتے ہیں۔

اخلاق کی حقیقت کے بیان کرنے کے بعد میں اس سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ اعلیٰ اخلاق کیوں برتے جائیں۔ اور برے اخلاق سے کیوں اجتناب کیا جائے۔

یوروپ کے لوگ چونکہ فلسفہ اشیاء کی طرف زیادہ متوجہ ہیں انہوں نے اس سوال کو خاص اہمیت دی ہے اور ان میں سے محققین نے بڑے غور کے بعد اس سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ اعلیٰ اخلاق اپنی ذات میں اچھی چیز ہیں اس لئے خود اعلیٰ اخلاق کی خاطر نہ کہ کسی اور غرض سے ان کو قبول کرنا چاہیئے۔ دینِ حق کے ماہرین اخلاق نے اس سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ انسان کو اخلاق کا اظہار بہ نیتِ ثواب کرنا چاہیئے۔ اور امام غزالی یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر کوئی صحت کے خراب ہونے کے خیال سے زنا سے بچے تو وہ متقی نہیں ہے۔ اس خیال پر مغربی خیال کے دلدادہ دو اعتراض کرتے ہیں۔

(۱) جو شخص کسی مریض کا علاج اس کی صحت کے خیال سے نہیں بلکہ ثواب کی خاطر سے کرتا ہے۔ کیا وہ تاجر نہیں۔ پھر جو شخص تجارت کے طور پر ان کاموں کو کرتا ہے وہ کیوں اچھا سمجھا جائے۔

(۲) اگر کوئی شخص زنا سے اپنی حفاظتِ عزت یا صحت کے لئے بچے تو وہ کیوں عفیف نہیں ہے اور اگر عفیف نہیں ہے تو شریعت نے زنا سے منع کیوں کیا ہے تم کہتے ہو چونکہ اس طرح زنا سے بچنے میں ثواب کی نیت نہیں اس لئے وہ اخلاق نہیں کہلا سکتے۔ ہم پوچھتے ہیں خدا کسی کام کا ثواب کیوں دیتا ہے۔ اسی لئے نا کہ جس کام کے متعلق وہ کہتا ہے یوں نہ کرو وہ نہ کیا جائے اور جس کام کے متعلق وہ کہے کرو، وہ کیا جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ کیوں کسی کام کے متعلق کہتا ہے کہ یہ کرو اور کیوں کہتا ہے کہ فلاں کام نہ کرو اگر بغیر کسی حکمت کے، تو اس کی شریعت بے معنی اور فضول ہوئی۔ اور اگر کسی سبب سے اور حکمت کے ماتحت، تو اس حکمت کو مدنظر رکھ کر کام کرنا کیوں اخلاق فاضلہ میں شامل نہ ہوگا۔ جس حکمت کو خدا تعالیٰ حکم دیتے وقت مدنظر رکھتا ہے اگر بندہ اسے کام کرتے وقت مدنظر رکھے تو اس کے کام کی قدر کیوں کم ہو جائے۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے اگر زنا صحت یا قیام امن کے لئے منع فرمایا ہے تو جب ہم اسی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے زنا نہ کریں تو یہ کیوں اچھا خلق نہ سمجھا جائے۔ اور ہم کیوں ثواب کے مستحق نہ ہوں۔ اور اگر زنا سے منع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تو معلوم ہوا خدا تعالیٰ نے اس کی ممانعت کا یونہی حکم دیا ہے

پہلے اعتراض یعنی تجارت کا جواب یہ ہے کہ اس فعل اور تجارت میں کوئی مناسبت نہیں۔ کیونکہ اخلاق حسنہ کی جزا خدا تعالیٰ نے پہلے مقرر کر رکھی ہے۔ اور کہہ چھوڑا ہے کہ جو فلاں افعال سے بچے گا اسے یہ بدلہ دیا جائے گا۔ اور جو فلاں افعال کرے گا اسے یہ بدلہ دیا جائے گا۔ پس یہ تجارت نہیں بلکہ انعام ہے کیونکہ تجارت میں انسان اپنے کام کی قیمت خود مقرر کرتا ہے۔ یہاں بدلہ اس کی پیدائش سے بھی پہلے کا مقرر شدہ ہے اور طبعی بدلہ ہے۔ خواہ ہم خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کی نیت رکھیں یا نہ رکھیں وہ بدلہ ہمیں مل رہا ہے اور ملے گا۔ پس یہ تجارت نہیں تجارت تو یہ ہے کہ مثلاً ایک کے پاس گھی ہے اور دوسرے کے پاس روپیہ۔ وہ روپیہ دے کر گھی خرید لیتا ہے لیکن بیچنے والا مختار ہے خواہ اپنی چیز دے یا نہ دے مگر یہاں معاملہ برعکس ہے کیونکہ کام لینے والے نے خود ہی انعام کا وعدہ کیا ہے اور کام کرنے والے نے اس سے کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ پھر یہ فرق ہے کہ وعدہ کرنے والا وہ ہے جس کے ہم بہرحال محتاج ہیں۔ اگر وہ افعال جنہیں ہم بہ نیت ثواب کرتے ہیں نہ بھی ہوں تب بھی اسی کے احسان سے جیتے ہیں۔ ایسے شخص کے انعام کو جس کے انعام کے بغیر ہم زندہ ہی نہیں رہ سکتے۔ تجارت نہیں کہا جا سکتا۔ تجارت اسی سے ہوتی ہے جس سے ہم مستغنی ہوں خواہ تعلق رکھیں یا نہ رکھیں۔

دوسرا اعتراض بالکل ٹھیک ہے۔ بشرطیکہ یہ کہا جائے کہ اگر بہ نیتِ ثواب کوئی کام نہ ہو تو وہ اخلاق سے نہیں۔ اصل جواب ان اعتراضوں کا یہ ہے کہ تم لوگ ثواب کی حقیقت کو نہیں سمجھے۔ ثواب کے معنے اگر روپیہ پیسہ کے ہوں تو بے شک تمہارا اعتراض درست ہو سکتا ہے۔ مگر ثواب کے معنے روپیہ اور پیسہ کے نہیں ہیں بلکہ اس اعلیٰ مقصد کے حاصل ہونے کے ہیں جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ ہم کامل الصفات ہو جائیں ہمارے اندر وہ طاقت پیدا ہو جائے جس سے پاکیزگی ہمارا ذاتی جوہر ہو جائے۔ اور ہم طہارت کا سرچشمہ ہو جائیں۔ جو انعامات کہ بظاہر مادی معلوم ہوتے ہیں۔ وہ یا تو استعارے ہیں اور یا پھر اصل مقصد نہیں بلکہ لوازمات سے ہیں۔ اور لوازمات اصل مقصد نہیں ہوتے۔ ایک دوست کی انسان خاطر کرتا ہے۔ وہ خاطر اصل نہیں بلکہ لازمہ ہے۔ اصل دلی میلان اور اندرونی اتصال ہے۔ اسی طرح ثواب سے مراد کھانا اور پینا نہیں بلکہ کمال ذاتی کا حصول ہے۔ (یعنی انسانی پیدائش کی غرض عبد بننا ہے۔ پس ثواب یہ ہے کہ انسان کو عبد بننے کی توفیق عطا ہو اور وہ کامل ہو جائے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ اس غرض سے کام کرنے سے ہی اخلاق اخلاق کہلا سکتے ہیں۔ ورنہ وہ صرف ظاہری مشقیں ہیں اور کچھ نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص ظاہری اخلاق کے مطابق عمل کرے گا وہ دنیا میں ایک حد تک فائدہ اٹھائے گا۔ لیکن اگر اس کی غرض ساتھ ہی کامل ہونے کی نہیں اور خدا کی رضا کی اسے جستجو نہیں تو کمال اسے کس طرح حاصل ہوگا۔ باطنی اور ذہنی افعال کا دار و مدار تو نیتوں پر بہت ہی مبنی ہے ہم تو دیکھتے ہیں کہ جسمانی افعال بھی نیتوں سے وابستہ ہیں۔ ورزش کرتے وقت اگر جسم کی طاقت کا خیال رکھا جائے تو اعلیٰ نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر نہ رکھا جائے تو ادنیٰ۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ ہم رضائے الٰہی کے لئے اخلاق پر عمل کرتے ہیں اور رضائے الٰہی کے حصول سے یہ مراد نہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں کچھ آئندہ دے بلکہ یہ ہے اس کے دیئے ہوئے کا شکر ادا کریں۔ اور اخلاقی طور پر اس کے حضور سرخرو ٹھہریں۔

علاوہ ازیں میں کہتا ہوں معترض خود اپنی حقیقت کو نہیں سمجھا۔ اگر انعام کامل جانا خود غرضی ہے تو اس کے اندر بھی خود غرضی موجود ہے۔ ہم اس سے دریافت کرتے ہیں کہ بیمار کا علاج کوئی شخص کیوں کرتا ہے۔ اگر وہ کہے کہ دلی رحم کی وجہ سے تو پھر یہ خوبی نہ رہی۔ کیونکہ اگر اسے دل مجبور کرتا ہے کہ ضرور علاج کرو تو پھر علاج کرنے والے کی یہ خوبی نہیں وہ تو اپنے دل سے مجبور ہو کر کر رہا ہے اگر یہ نہیں تو کوئی اور وجہ ہوگی اور وہ تعاون کا خیال ہے۔ انسان سمجھتا ہے کہ آج میں کسی کا علاج کروں گا تو کل میرا بھی کوئی کرے گا۔ اس میں بھی اس کام کا بدلہ ملنے کا خیال ہو گیا۔ اس کے مقابل پر ہماری طرف دیکھو کہ ہم یہ نیت نہیں رکھتے کہ جو ہم کام کرتے ہیں ان کا بدلہ روپیہ پیسہ کی شکل میں ہمیں آئندہ ملے بلکہ یہ نیت کرتے ہیں کہ ہم اس سے پہلے انعام کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو ہمیں اس وقت تک خدا تعالیٰ کی طرف سے مل چکا ہے

بقیہ: ص۱ سے آگے

ایک اچھے مہمان اور پیارے مہمان کی تیاری ہر گھر کرتا ہے خواہ وہ غریب ہو، خواہ امیر ہو۔ ہم نے اپنی توفیق کے مطابق اپنے گھر کو خدا کے لئے سنوارنا ہے تاکہ وہ ایک معزز مہمان کی طرح یہاں نازل ہو۔

کئی دفعہ اگر وقت نہ بھی ہو اور پتہ چلے کہ کوئی شخص بے چارہ تیاری کر کے بیٹھا ہوا ہے تو انسان مجبوراً بھی وہاں چلا جاتا ہے۔ میں نے سفروں کے دوران دیکھا ہے۔ وقفِ جدید، انصار اللہ خدام الاحمدیہ کے دوران میں نے پنجاب میں بڑے بڑے سفر کئے ہیں۔ بعض دفعہ ہمارے دورے میں ایک گاؤں نہیں ہوا کرتا تھا اور ان کو پتہ ہوتا تھا کہ یہ دورے میں شامل نہیں ہے۔ گاؤں والے پہنچ جاتے تھے۔ کہتے تھے کہ جی ہم تو تیاری کر کے بیٹھے ہیں۔ کیا کریں؟ اس میں محبت کا ایک ایسا جذبہ پایا جاتا ہے کہ دوسرے کو بے اختیار کر دیتا ہے۔ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو جی تیار بیٹھے ہیں تو پھر انسان کیسے کہہ دے۔ اچھا تیار بیٹھے رہو۔ ہم نہیں آسکتے۔ مجبوراً وقت نکالنا ہی پڑتا ہے۔ کچھ وہاں سے پھر وقت کھینچا، کچھ کہیں سے کھینچ کے لمبا کیا۔ بہرحال وقت دینا پڑتا ہے تو اگر انسان میں ایسا جذبہ ہے احسان مندی کا تو خدا تعالیٰ نے تو ہمیں احسان سکھایا ہے۔ وہ ہمارے احسان کا بھی خالق ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ آپ خدا کے لئے کچھ تیاری کریں اور خدا کی طرف سے کورا سا جواب مل جائے کہ میرے پاس تمہارے لئے وقت نہیں ہے کہ تم پوری طرح صاف نہیں ہوئے پس صاف ہونے کی کوشش شروع کر دیں۔ پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح آپ پر اپنی رحمت کا جلوہ دکھاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ مارچ ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ قدرت اللہ

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

میرے محترم و مکرم جناب نسیم سیفی صاحب (ایڈیٹر الفضل)

محترم بھائی! ایک عرصہ سے دل چاہ رہا تھا کہ حضرت چوہدری صاحب کی یاد کے سلسلہ میں بعض حالات کا آپ سے تذکرہ کروں۔ مگر اب بیماری کی نوعیت کچھ ایسی ہے کہ اپنے اس کرم فرما اور قابل صد احترام بزرگ ہستی کا ذکر رشتۂ تحریر میں لاسکوں اس سے قبل ممکن نہ ہو سکا۔ حضرت چوہدری صاحب کو ہم سے جُدا ہوئے اب ساتواں سال ہو رہا ہے مگر اب بھی اُن کے ساتھ گذرے ہوئے لمحات کے تصوّر سے اور ان کی حسین یادوں سے دل کو ایک سرُور اور ایک طمانیت سی نصیب ہوتی ہے۔ اللہ انہیں غریق رحمت کرے۔

؎ گذر چکی ہیں جو احسان اُن کی محفل میں
اُنہی قرار کی گھڑیوں نے بے قرار کیا

محترم بھائی! حقیقت یہ ہے۔ کہ اُن کی کرم فرمائیاں کسی ایک فرد تک تو محدود نہ تھیں بلکہ ان کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ اور اس عاجز سے تو آپ کے تعلقات ۱۹۴۱ء سے تھے۔ جس زمانہ کے بعض خطوط بھی آپ کے میرے پاس محفوظ ہیں۔ پھر اس کے بعد ہالینڈ میں تو اُن کا قرب دس سال سے بھی زیادہ رہا۔ جس میں اُن کے ساتھ بہت قریب کا رابطہ تھا۔ اس کے بعد پھر جب وہ انگلینڈ تشریف لے آئے تو یہاں بھی اکثر ان سے ملاقات رہی۔ کیونکہ یہ عاجز بھی پھر یہیں آگیا تھا۔ مگر یہاں انگلینڈ کے قیام کے دوران ان کا زیادہ قریب کا تعلق مکرم مولانا بشیر احمد رفیق خاں صاحب سے تھا۔ بہر حال جس رنگ میں بھی اب ان کی یاد آتی ہے وہ بہت ہی لطف دیتی ہے۔ اور اُن کے لئے دل سے دعائیں ہی نکلتی ہیں۔ یقیناً وہ ایک نادر وجود تھا۔ قومی لحاظ سے بھی اور دینی اور روحانی خواص کے لحاظ سے بھی۔ یہ ساری یادیں ایک تڑپ کا احساس بھی دل میں پیدا کرتی ہیں۔ کہ وہ بابرکت وجود ہم سے جُدا ہو گیا۔ ایسے وجود دنیا میں بہت کم پیدا ہوتے ہیں۔

؎ ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اس موقعہ پر حضرت چوہدری صاحب کی منجملہ اور صفات کے ایک صفت کا خاص طور پر تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔ جو اُن میں نمایاں تھی۔ اور اس کا میری طبیعت پر گہرا اثر ہے۔ اور یہ ان کی منکسر المزاجی اور بے نفسی کی صفت تھی۔ باوجود عظیم شخصیت ہونے کے اُن میں بڑائی کا خیال بالکل نہ تھا۔ بلکہ بے نفسی کا خیال ہمیشہ غالب رہا۔ جس کی مثال ایک یہ ہے کہ انہوں نے اپنے سوانح حیات پر جو کتاب لکھی۔ اس سے پہلے کی بات ہے کہ ہالینڈ میں عاجز نے کئی بار ان کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ اللہ کے فضل سے آپ ایک قومی وجود ہیں۔ بہتر ہے کہ آپ اپنے حالات اور تجربات کچھ قلمبند کر جائیں تا بعد میں آنے والوں کے لئے وہ راہنمائی کا موجب ہوں۔ مگر ہر دفعہ حضرت چوہدری صاحب کا جواب یہی رہا۔ کہ آپ کا فرمانا بجا ہے مگر مَیں جب لکھنے لگتا ہوں تو میرا نفس درمیان میں آجاتا ہے۔ اور طبیعت رک جاتی ہے۔ لیکن اس کے بعد جب آپ کراچی تشریف لے گئے تو آپ کے عزیزوں اور دوستوں نے آپ کو مجبور کیا۔ اور قرآن پاک کی اس تعلیم کی طرف توجہ دلائی کہ تحدیثِ نعمت کے طور پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بیان کرنا بھی صاحب ایمان کی ایک شان ہے۔ تو پھر آپ اس طرف مائل ہو گئے اور آپ نے وہ کتاب تحریر فرمائی جس کا نام بھی آپ نے "تحدیثِ نعمت" رکھا۔۔۔ مگر نفس کا احساس پھر بھی اس حد تک غالب رہا۔ کہ جب آپ نے اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن انگریزی زبان میں شائع فرمایا تو اس میں آپ نے شروع سے لے کر آخر تک اس ساری کتاب میں I یعنی مَیں کی بجائے HE یعنی وہ کا لفظ ہی استعمال فرمایا۔ گو پڑھنے والے ہر چند کہتے رہ گئے کہ اس سے کتاب کا وہ مزہ نہیں رہا۔ مگر آپ نے یہی فرمایا کہ مَیں نے تو اپنے احساس کے مطابق جو بہتر تھا وہ کر دیا۔ آپ لوگوں کو مزہ آئے یا نہ آئے۔ یہ تھی آپکی بے نفسی۔

پھر کم و بیش اسی رنگ کی آپ کی سادہ زندگی کی ایک اور مثال ہے کہ آپ کی دوسری شادی جب ۱۹۵۶ء میں ہوئی۔ اور آپ دُلہن لے کر ہالینڈ تشریف لائے۔ اُن دنوں حضرت چوہدری صاحب کچھ وقت کے لئے مشن کے ہی ایک چھوٹے کمرے میں رہا کرتے تھے۔ مَیں نے اپنے ساتھی مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب سے کہا کہ آج شادی کا موقعہ ہے۔ بہتر ہے کہ آپ کے کمرے میں کچھ پھول رکھ دیئے جائیں۔ چنانچہ حضرت چوہدری صاحب جب دُلہن کے ساتھ اپنے کمرے میں داخل ہوئے۔ اور پھر چند منٹ کے بعد باہر تشریف لائے۔ تو بڑی سادگی کے انداز سے عاجز سے فرمایا۔ "ان پھولوں کی کیا ضرورت تھی۔ اس کے بغیر بھی کمرہ ٹھیک ہی تھا"۔

پھر انہی دنوں کی بات ہے۔ کہ ایک دفعہ ہم تینوں یعنی حضرت چوہدری صاحب۔ مولوی ابوبکر ایوب صاحب اور یہ عاجز مشن کے باورچی خانہ کی میز پر ہی بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ حضرت چوہدری صاحب پر کچھ رقت کی سی کیفیت طاری ہوئی۔ اور حضرت چوہدری صاحب نے جیب سے رومال نکال کر بھی چہرہ کچھ صاف کیا۔ ہمیں خیال گذرا کہ کہیں سالن آج تیز نہ ہو۔ چنانچہ مولوی ابوبکر صاحب نے ادب سے دریافت کیا کہ کیا سالن تیز تو نہیں۔ جس پر حضرت چوہدری صاحب نے ذرا وقفہ سے فرمایا۔ نہیں۔ کھانا تو ٹھیک ہی ہے۔ صرف مجھے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اور اس کے احسانات کا کچھ خیال آگیا تھا۔ اور کوئی بات نہیں۔

پھر کچھ عرصہ بعد کی بات ہے۔ کہ میرا لڑکا عزیزم عزیز اللہ کینیڈا سے ایک دفعہ آیا۔ اس سے حضرت چوہدری صاحب ہمیشہ بڑی شفقت اور اپنائیت سے پیش آیا کرتے تھے۔ بلکہ بعض دفعہ بڑی بے تکلفی سے اس کے ساتھ گفتگو فرماتے اور اسے نصائح بھی فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جب وہ مشن میں تھا اور حضرت چوہدری صاحب بھی وہاں تھے تو آپ نے اسے اپنا رہائشی کمرہ بھی دکھایا۔ جس پر عزیز نے بے ساختگی سے کہا۔ کہ کیا آپ اس چھوٹے سے کمرے میں رہا کرتے تھے۔ اس پر حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا۔ "عزیز! اس جسم نے جہاں آگے جا کر رکھا جانا ہے۔ وہ جگہ اس سے بھی تنگ ہو گی"۔

میرے محترم بھائی! مَیں حضرت چوہدری صاحب کی کس کس صفت کا ذکر کروں۔ وہ عظیم المرتبت شخصیت تو بہت صفات کے مالک اور بلند کردار کی حامل تھی۔ ان کی غریب پروری۔ ان کی سادہ زندگی، ان کی دیانتداری۔ ان کی انکساری۔ اور ان کی دینداری اور ان کا خلوص اور ان کی بے شمار صفتیں ایسی ہیں۔ کہ ایک ایک کر کے وہ جب یاد آتی ہیں تو طبیعت گداز ہو جاتی ہے۔ میرے محترم! حقیقت تو یہ ہے کہ اب تو ایسے دلکش اور حسین وجود کی پر لطف یادیں ہی زندگی کا تصور بن چکی ہیں۔ دل چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ مل کر کبھی کبھی ان یادوں کو تازہ کر لیا جائے۔ اور پرانے دوست تو بہت کم رہ گئے ہیں۔

آپ کے ساتھ گذرا ہوا زمانہ بھی یاد آتا رہتا ہے۔ طالبعلمی کا لڑکپن کا قادیان کا زمانہ بھی ایک حد تک آپ کے قرب میں ہی گذرا۔ اور ہمارے تو گھر بھی وہاں قریب قریب تھے۔ مگر اس کے بعد پھر خدماتِ دینیہ کی بجا آوری کے لئے آپ کہیں دُور نکل گئے۔ اور ساری عمر ہی اس کے لئے وقف ہے۔ اور اب اِس عمر میں تو ان خدمات کی بجا آوری اور سعادتمندی کی توفیق جس رنگ میں آپ کو نصیب ہو رہی ہے۔ وہ اور بھی ترقی پذیر ہے۔ اللھم زد فزد۔ وباللہ التوفیق۔

از راہ کرم اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اعلان دار القضاء

(مکرم عبدالماجد شاہد صاحب بابت ترکہ مکرم عبدالواحد صاحب)

مکرم عبدالماجد صاحب شاہد ابن مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب (نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد محترم بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کا ایک مکان ۱۱/۳ واقع فیکٹری ایریا ربوہ اور امانت صدر انجمن احمدیہ ۶۷۸۴/۹-۳۵۶ میں مبلغ ۲۶۹۳۲/۸۰ روپے جمع ہیں مکان اور یہ رقم میری والدہ محترمہ زینب بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم عبدالماجد شاہد صاحب — بیٹا
۲۔ مکرمہ زینب بیگم صاحبہ — اہلیہ

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

عہدیداران بار ایسوسی ایشن ۔ ربوہ
سال ۱۹۹۲ء

- صدر ... مہر محمد حیات لالی (سینئر ایڈووکیٹ مقامی)
- سینئر نائب صدر ... میاں عبدالسمیع حسنی ایڈووکیٹ (ہائیکورٹ)
- جنرل سیکرٹری ... چوہدری محمد شریف خالد۔ ایڈووکیٹ (ہائیکورٹ)
- آڈیٹر ... چوہدری مبارک احمد طاہر ایڈووکیٹ (ہائیکورٹ)
- نائب صدر ... چوہدری غلام سرور سیف ایڈووکیٹ
- فنانس سیکرٹری ... چوہدری عبدالغفور برق۔ ایڈووکیٹ

برما سے جو مسلمان اپنی جان اور عزت بچا کر بنگلہ دیش آرہے ہیں وہ دراصل مہاجر ہیں۔ مفرور کا لفظ ان کیلئے نامناسب ہے۔ ہم نے بھی بعض شذرات میں مفرور کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ہم اس کے لئے معذرت خواہ ہیں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک منور احمد جاوید

تحریک جدید کی اہمیّت

تحریکِ جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے

فرمایا:۔ "میں اللہ تعالےٰ سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے جماعت کے دوستوں میں ہمت پیدا کرے گا اور پھر جو کوتاہی رہ جائے گی اُسے اپنے فضل سے پورا کرے گا۔ یہ اُسی کا کام ہے اور اسی کی رضامندی کے لئے مَیں نے یہ اعلان کیا ہے۔ زبان گو میری ہے مگر بُلاوا اسی کا ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بُلاوا سمجھ کر ہمت اور دلیری سے آگے بڑھتا ہے اور خدا تعالےٰ رحم کرے اس پر جس کا دل بزدلی کی وجہ سے پیچھے ہٹتا ہے۔"

سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کردو

فرمایا:۔ "اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قُرب میں بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ جو موقع عطا فرمایا ہے اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے اپنا سب کچھ قربان کردو اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دُنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں مگر محض خدا کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں اور وہ اس قربانی میں ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔"

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنیکا ذریعہ

فرمایا:۔ "یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ایسا موقع سینکڑوں سال پہلے کسی کو ملا ہے نہ آئندہ ملے گا۔"

بے دریغ قربانی کرنے کا موقع

فرمایا:۔ "ہماری جماعت کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جس کام کے لئے ہم کھڑے کئے گئے ہیں۔ وہ کام بے دریغ قربانی چاہتا ہے ...... پس ہم تھوڑے سے لوگ جو اس بڑے کام کے لئے کھڑے ہوئے ہیں جب تک اپنی تمام طاقتوں کو مجنونوں کی طرح نہ لگا دیں اور دیوانوں کی طرح ہر ایک قربانی کرنے کے لئے تیار نہ ہوں اُس وقت تک ہمارے ہاتھوں سے کامیابی ہونا مشکل ہے۔"

تمہارا ربّ تمہیں قربانی کیلئے بلاتا ہے

فرمایا:۔ "تم جانتے ہو کہ تمہیں کس کی آواز بُلا رہی ہے؟ میری نہیں۔ کسی اور انسان کی نہیں۔ کسی اور بشر کی نہیں خُدا نے ایک آواز بلند کی ہے۔ تمہیں پیدا کرنے والا تمہارا ربّ اپنے دین کے لئے قربانی کے لئے بُلاتا ہے۔"

ہر کام اپنے مرحلہ میں مکمل ہونا چاہئیے
(یعنی وعدوں کا اور وصولیوں کا)

فرمایا:۔ "(صاحب ایمان) کو اپنے کاموں میں ہوشیار ہونا چاہیئے اور اپنے فرائض کی ادائگی میں جلدی اور احتیاط سے کام کرنا چاہیئے۔ احتیاط اس لئے کہ اگر ہم اپنے اندازے میں غلطی کر جائیں اور کام کے بعض پہلو ترک کر دیں تو ہمیں نتیجہ کی امید نہیں ہو سکتی اور جلدی اس لئے کہ یہ زمانہ جلدی کرنے کا ہے۔ دُنیا دوڑ رہی ہے جب تک ہم دنیا کے ساتھ ایسی رفتار کے ساتھ نہ دوڑیں کہ ہماری رفتار اس سے تیز ہو اُس وقت تک ہمیں کسی اچھے نتیجہ کی امید نہیں ہو سکتی۔"

ہر سال گذشتہ سال سے بڑھا ہُوا ہو

فرمایا:۔ "خدا تعالیٰ نے تمہارے اندر ایسی رُوح پیدا کر دی ہے کہ تم نے ہر حال بڑھنا ہے۔ چاہے تمہارا ارادہ اور عزم ساتھ شامل ہو یا نہ ہو۔ پھر جس طرح یہ نہیں ہو سکتا کہ پانچ چھ سال کے بچّہ کا لباس آٹھ نو سال کی عمر کے بچّہ کو پورا آ سکے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ تمہارے پچھلے سال کا چندہ اگلے سال کے لئے کافی ہو۔ جب تک تم پہلے سے زیادہ قربانی نہیں کرو گے۔ جب تک تم اپنے چندے کو اپنے پہلے سالوں سے زیادہ نہیں بڑھاؤ گے۔ جب تک تم چندہ دینے والوں کی تعداد ہر سال بڑھاتے نہیں جاؤ گے تمہارا لباس تمہارے جسم پر بے جوڑ معلوم ہوگا .... اگر تمہاری شہرت کے مقابلہ میں تمہارا کام اور تمہارا چندہ کم ہو تو سب دیکھنے والوں کو تمہارا یہ عیب نظر آئے گا۔ تمہارا کام آج ہر قوم کے سامنے ہے۔"

خدا تعالیٰ کے رستہ میں خرچ کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں اور دے گا!

فرمایا:۔ "اگر تم اپنوں اور بیگانوں میں عزت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ تم حوصلہ اور ہمت سے کام کرو۔ اگر تم خدا تعالیٰ کے رستہ میں خرچ کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں اور دے گا .... اگر کوئی شخص مالی لحاظ سے یا ایمان کے لحاظ سے کمزور بھی ہو تو اُسے چاہیئے کہ بناوٹ سے ہی ساتھ چلتا چلا جائے۔"

رُوحانی جوانی!

فرمایا:۔ "روحانی طور پر یہ زمانہ تمہارے لئے اس قدر مبارک ہے کہ اگر تم یہ دُعائیں کرتے رہو کہ تم بوڑھے نہ ہو تو تمہارا جوانی کا زمانہ ہمیشہ قائم رہے گا..... رُوحانی جوانی کو تم سینکڑوں۔ لاکھوں بلکہ کروڑوں سال تک بھی قائم رکھ سکتے ہو۔ اس کا نمونہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگلے جہان میں جو جنّت ملے گی اُس میں کوئی بوڑھا نہیں ہوگا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر کوئی قوم روحانی طور پر جوان رہنا چاہتی ہے تو اس پر بُڑھاپا نہیں آتا۔ پس اگر تم جوان رہنا چاہتے ہو تو تمہیں ہر روز اپنی قربانی بڑھانی پڑے گی۔ اگر تمہیں ایسا کرتے ہوئے بشاشت محسوس نہیں ہوتی تو تم خدا تعالیٰ کی خاطر بناوٹ کے طور پر ہی اپنی قربانی کو بڑھاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اگلے سال تمہیں سچّے دِل سے خدا کی خاطر قربانی کرنے کی توفیق مِل جائے گی۔"

عہد کو نباہنا ایک فرض ہے

فرمایا:۔ "(صاحب ایمان) کا قول اور عمل برابر ہونا چاہیئے (جو صاحب ایمان نہیں وہ) جو کہتا ہے ضروری نہیں کہ اُسے پورا بھی کرے .... لیکن .... (صاحب ایمان) جو وعدہ کرتا ہے اُسے سنجیدگی کے ساتھ سو فیصد پورا کرتا ہے۔"

"اگر کوئی شخص کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نباہے خواہ کس قدر تکلیف ہی ہو۔ اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کے لئے مَوت قبول کر کے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔"

مُبارک ہیں وہ جو ....

فرمایا:۔ "پس مُبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ اُن کا نام ادب و احترام سے (دینِ حق) کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔"

تحریک جدید میں شمولیت کی اہمیت اور دُعاء!

فرمایا:۔ "اگر تمہیں ابھی تک تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے۔ اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق تو دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ نہیں لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں بشاشتِ ایمان عطا فرمائے تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو اور اگر تم نے حصہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا لیکن اپنی کسی شامتِ اعمال کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے تو اللہ تعالیٰ تمہاری شامتِ اعمال اور مجبوریاں دُور کرے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشے۔"

اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو بشاشتِ ایمان اپنا قُرب، رُوحانی جوانی اور حضور کے منشاء کے مطابق تحریکِ جدید میں شمولیت وعدہ اور وعدہ کی ادائیگی کی توفیق بخشے۔

جس طرح گھر کے سامنے نہر میں پانچ وقت نہانے سے جسم پر مَیل نہیں رہتی۔ پانچ وقت نماز سے گناہوں کی مَیل بھی باقی نہیں رہتی۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان ـــــ مرزا عبدالحی چغتائی

محترمہ خورشید سلمیٰ صاحبہ

ہماری پیاری امی جان محترمہ خورشید سلمیٰ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی (   ) حال مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ کی اچانک وفات جو یکم جولائی ۱۹۹۱ء کو ہوئی ہم پر بجلی بن کر گری۔ دراصل انہیں پہلے کبھی دل کی تکلیف نہ ہوئی تھی۔ صحت اللہ کے فضل سے بالکل نارمل تھی۔ یہ اچانک سب کچھ چند لمحوں میں ہی ہو گیا جس کے لئے ہم پہلے کبھی بھی تیار نہ تھے۔ وفات والے روز بھی معمول کے مطابق صبح اُٹھے، تہجد، نماز اور قرآن پاک کی معمول کی تلاوت کے بعد گھر کے چھوٹے موٹے امور میں مصروف رہے۔ دوپہر کا کھانا بھی بالکل نارمل حالت میں کھایا۔ پچھلے پہر طبیعت کچھ خراب ہوئی۔ دنیاوی تمام تدابیر بھی آزمائیں دوا بھی اور دعا بھی مگر جب اوپر سے بلاوا آجائے تو پھر کسی کی کچھ نہیں چل سکتی اور پھر چند لمحوں ہی میں ہمیں داغِ مفارقت دے کر اپنے خالقِ حقیقی سے جاملیں۔

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت قادیان میں جلسہ سالانہ ۱۹۹۱ء کے دوسرے روز یعنی ۲۷ دسمبر بروز جمعۃ المبارک پیاری امی جان کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھائی جس میں اندرون اور بیرون ملک کے ہزاروں احمدیوں نے شرکت کی۔

آپ سلسلہ کے لئے بہت ہی پیار اور تڑپ رکھنے والی مخلص احمدی خاتون تھیں۔ پیارے امام جماعت اور خاندان حضرت بانی سلسلہ سے والہانہ عقیدت اور محبت رکھتی تھیں۔

حضرت بانی سلسلہ سے پیاری امی جان کی محبت و عقیدت کا ایک ایمان افروز واقعہ بھی تحریر ہے کہ ہمارے ننھیال کی طرف سے ایک غیر از جماعت قریبی رشتہ دار ہیں وہ سلسلہ کے بہت مخالف ہیں ایک مرتبہ اُنہوں نے حضرت بانیؑ سلسلہ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اس بات کا جب امی جان کو علم ہوا تو انہیں بہت ہی رنج پہنچا۔ ہمارے ایک اور احمدی عزیز کو اس واقعہ کا علم نہ تھا۔ ایک مرتبہ ہمارے ایک احمدی عزیز نے اس غیر از جماعت رشتہ دار سے ملنے کا اظہار کیا۔ جب امی جان کو علم ہُوا تو انہوں نے اُن کو ملنے سے منع کر دیا کہ جو شخص حضرت بانیؑ سلسلہ کو بُرا بھلا کہتا ہے اُس سے ہمارا کیا رشتہ؟

آپ بہت ہی خوش اخلاق، مہمان نواز اور ملنسار تھیں۔ شاید یہی وجہ تھی کہ جب بھی کوئی ان سے ملتا وہ انہیں کا ہو جاتا۔ مہمانوں کی بہت توجہ سے خدمت کرتیں اور کہتیں کہ مہمان تو برکت کا باعث ہوتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی کافی وقت سے پہلے اسکی تیاری شروع کر دیتیں۔ حضرت بانی سلسلہ اور آپ کے مہمانوں کو سہولت اور آرام بہم پہنچانے کا ہر قسم کا انتظام کرتیں اور کہتیں کہ یہ برکتوں اور رحمتوں والے مہمان ہیں ان کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑو۔

ہر دل میں محبت کے نشاں چھوڑ گیا
اک شخص جو کل رات جہاں چھوڑ گیا
وہ شخص تو لٹاتا تھا خوشیوں کے خزانے
جو میرے لئے آہ و فغاں چھوڑ گیا

محترمہ پیاری امی جان کا تعلق پکھوکے ڈیرہ بابا نانک (ضلع گورداسپور) سے تھا۔ آپ تین بھائیوں کی اکلوتی بہن تھیں۔ ایک بھائی مکرم مرزا محمد صدیق صاحب انگلینڈ میں اور دو مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب اور مکرم مرزا محمد اسحٰق صاحب پاکستان میں مقیم ہیں۔ بچپن ہی میں آپ کے والد اور ہمارے نانا مکرم مرزا کرم دین صاحب وفات پاگئے اور ابھی پیاری امی جان کی عمر چھ برس کے لگ بھگ ہوگی کہ آپ کی والدہ محترمہ بھی بقضائے الٰہی اس جہان فانی سے رخصت ہوگئیں اور ان کی شفقت سے محروم ہوگئیں۔ جس کے بعد آپ کے چچا محترم مرزا فیض محمد صاحب نے اپنی کفالت میں لیا اور آپ پر شفقت کا ہاتھ رکھا اور فی الواقع انہوں نے اپنے بچوں سے بڑھ کر پیار و محبت دیا۔ مرزا فیض محمد صاحب اپنے خاندان میں خوش قسمت انسان تھے کہ جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے احمدیت کے نور سے منور کیا۔ آپ جماعت احمدیہ ڈیرہ بابا نانک کے پریذیڈنٹ تھے۔ پھر پاکستان بننے کے بعد ناروال میں آگئے۔ خدا کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

جب پاکستان معرضِ وجود میں آیا اس وقت محترمہ امی جان قادیان میں تھیں۔ تقسیم ملک کے موقع پر تمام مشکلات کو برداشت کرتے ہوئے اور تمام مال و اسباب وہیں چھوڑ کر عزیز و اقارب کے ہمراہ پاکستان وارد ہوئیں۔ اس طرح آپ کی شادی کے لگ بھگ چار ماہ کے بعد محترم ابا جان خدمتِ دین کے لئے روانہ ہوگئے۔ اور کئی سال کے بعد وطن واپس لوٹے۔

عُسر میں یُسر میں دونوں طرح دیکھا تجھے
صابر و شاکر ہی پایا رنج و راحت میں تجھے

آپ تہجد گذار اور پابند صوم وصلوٰۃ تھیں۔ ہمیں بھی ہمیشہ اس کی تلقین کرتیں اس مرتبہ ۱۹۹۱ء میں بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں پورے روزے رکھنے کی توفیق دی اور کوئی روزہ نہ چھوڑتیں۔ تلاوت قرآن پاک ان کا معمول تھا۔ بہت دعا گو تھیں۔ ان کی قبولیت دعا کے ہم نے کئی مرتبہ بڑے تعجب انگیز اور غیر معمولی واقعات مشاہدہ کئے۔ چھوٹے چھوٹے امور میں بھی خدا تعالیٰ اُن کی راہنمائی کرتا مَیں نے تو بعض دفعہ یہاں تک دیکھا کہ اگر کوئی چیز نہ ملتی یا کہیں رکھ کر ذہن سے نکل جاتا تو خدا تعالیٰ انہیں خواب کے ذریعہ بتا دیتا کہ وہ چیز فلاں جگہ پڑی ہے اس طرح اکثر وہ سچی خوابیں دیکھتیں اور وقت سے پہلے خدا تعالیٰ انہیں حالات سے آگاہ کر دیتا۔ وفات سے قبل بھی ایک ایسا ہی خواب دیکھا جو حرفاً حرفاً پورا ہُوا۔ یوں دیکھا کہ آپ کے چچا مرزا فیض محمد صاحب خواب میں آپ کو ملے اور امی جان کو مخاطب ہو کر کہا کہ "آنیوالے لوگوں کی فہرست میں آپ کا نام آچکا ہے"۔ پھر جس روز آپ نے وفات پائی اس دن بھی ایک اور واضح خواب دیکھا۔ ہر دو مواقع پر صدقات وغیرہ بھی دیئے مگر تقدیر کا فیصلہ اٹل ہوتا ہے۔

ہر کوئی مجبور ہے حکم خدا کے سامنے

مَیں نے پیاری امی جان کو ایک عظیم اور شفیق ماں کی حیثیت سے دیکھا۔ ہمیشہ ہمیں نیکی اور سلسلہ کی خدمت کی تلقین کرتی رہتیں۔ پیار و محبت کا ایک خزانہ تھیں۔ ہر کوئی یہی کہتا کہ شاید سب سے زیادہ انہوں نے اُسے ہی پیار دیا ہے۔ اُن کی زندگی کا مقصد ہی دوسروں کی خدمت تھا کسی کی ذراسی تکلیف بھی دیکھ کر تڑپ اُٹھتیں اور جہاں تک ممکن ہوتا اس کی مدد کرتیں محترم ابا جان مربی سلسلہ ہونے کی وجہ سے اکثر بیرون ربوہ بغرض خدمت سلسلہ مصروف رہتے مگر گھر میں اُن کی موجودگی ہو یا عدم موجودگی پیاری امی جان اولاد کے لئے ایک مکمل مربی تھیں۔ ہر لمحہ اُنھیں بچوں کی تربیت کا خیال رہتا۔ آپ کی زندگی ہمارے لئے مشعلِ راہ تھی وہ ایک مکمل کتاب تھیں اور ہماری رہبر تھیں۔

پیاری امی جان نے بچپن ہی میں ہماری بڑی ہمشیرہ محترمہ امۃ الحلیم زاہدہ صاحبہ ایم اے اہلیہ محترم شیخ محمد نعیم صاحب (مربی سلسلہ) کی زندگی سلسلہ کے لئے وقف کی ہوئی تھی۔ باجی جان کو جب مدیرہ ماہنامہ مصباح کے فرائض سونپے گئے اور احسن طریقہ سے اس خدمت کا موقع ملا۔ اس طرح جلسہ سالانہ اور سالانہ اجتماعات پر تقاریر کرتیں تو امی جان خدا کا شکر ادا کرتیں اور ازدیاد ایمان کی دعائیں کرتیں ساری اولاد میں بچپن ہی سے خدمتِ دین کا رجحان پیدا کر دیا ہوا تھا۔

آپ بہت ہی باپردہ خاتون تھیں تمام عزیز رشتہ دار آپ کے پردے کی مثالیں دیا کرتے تھے۔ اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ باپردہ رہنے کی تلقین کرتیں۔ بہت سادہ طبیعت کی مالک تھیں ہمیشہ سادہ اور پروقار لباس پہنتیں اور ایسا ہی لباس پہننے کی نصیحت کرتیں۔ پابندی وقت کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھتیں۔ تقریبات پر بروقت پہنچنا اُن کا معمول تھا۔ نماز جمعہ اور عید جیسے مواقع پر وقت سے کافی پہلے پہنچتیں۔ اسی طرح ہم نے ہمیشہ اُن کی زندگی میں عاجزی و انکساری کا نمونہ دیکھا۔ کبر و تکبر کا لفظ ہی اُن کی زندگی میں نہ تھا۔

کچھ ایسے بھی اُٹھ جائیں گے اس بزم سے جنکو
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

محترمہ پیاری امی جان کی وفات پر خاندان حضرت اقدس، عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں نے بڑے خلوص اور محبت سے اس ناگہانی حادثہ پر خود تشریف لاکر اور خطوط کے ذریعہ ہماری ڈھارس بندھائی۔ اسی طرح کچھ عزیزوں اور دوستوں نے مختلف بیوت جن میں واشنگٹن نیویارک (امریکہ)، انگلینڈ، دارالذکر لاہور، واہ کینٹ ناروال وغیرہ شامل ہیں میں نماز جنازہ غائب پڑھی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

خدا تعالیٰ جہاں ہمیں اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کا حوصلہ اور ہمت دے رہا ہے۔ وہاں کچھ خوابوں کے ذریعہ ہمیں سکون کا ذریعہ عطا کرتا ہے۔ وفات کے چند روز بعد پیاری امی جان خاکسار

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۷۰ میں امتہ الناصر زوجہ ظہیر احمد خان قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور کینٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۳-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) سکنی مکان ۲/۸۲ واقع دارالصدر غربی ربوہ برقبہ ۶۲ مرلہ کا ۱/۸ حصہ۔ (۲) زمین ۵۳ ۶ کنال ۶ مرلہ واقع موضع کھائی ضلع خوشاب۔ (۳) زرعی زمین ۸۵ کنال ۸ مرلہ واقع موضع بجار ضلع خوشاب۔ (۴) زیورات طلائی چودہ تولہ ۱/۴ مالیتی ۵۵۴۳۷/- روپے۔ (۵) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۲۰٫۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ ۵۰۰/۷ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ الناصر ۲۵۳-N ڈیفنس سوسائٹی لاہور کینٹ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ظہیر احمد خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سید محمد احمد ڈیفنس سوسائٹی لاہور کینٹ۔

مسل نمبر ۲۸۳۷۱ میں احمد لقمان صادق جنجوعہ ولد ڈاکٹر محمد صادق صاحب جنجوعہ قوم جنجوعہ پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱۲-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰

باقی ص۸ پر

بقیہ: ص۶ سے آگے

کو خواب میں ملیں اور کہنے لگیں کہ بیٹا گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ مجھے خدا تعالیٰ نے جنت کا ماحول دے دیا ہے۔ پھر اسی طرح امی جان کی ایک منہ بولی بہن نے خواب میں دیکھا کہ ان کی بیٹی ان سے پوچھتی ہیں کہ خالہ جان (یعنی ہماری امی جان) کہاں ہیں؟ تو وہ خواب میں ہی جواب دیتی ہیں کہ وہ بہشتی مقبرہ میں ہیں۔ پھر اسی طرح ایک اور خواب میں دیکھا کہ جنت کا ماحول ہے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) ایک جلسہ سے خطاب فرما رہے ہیں۔ اس جلسہ میں ایک خوبصورت چاندی کے صوفہ پر ہماری پیاری والدہ بھی خوبصورت لباس پہنے بیٹھی ہیں۔ ان خوابوں کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے رہا ہے وہاں قارئین الفضل سے بھی عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری پیاری امی جان کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹے ہوئے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں حوصلہ اور ہمت عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح: عزیزہ جمیلہ حناء بنت مکرم چوہدری محمد جمال صاحب انسپکٹر مال کا نکاح ہمراہ مکرم ملک خالد محمود صاحب ابن ماسٹر عبدالعزیز صاحب ساکن جلہ آرائیں ضلع لودھراں بعوض چالیس ہزار روپے حق مہر اور عزیزہ شکیلہ جمال بنت مکرم چوہدری محمد جمال صاحب انسپکٹر مال کا نکاح ہمراہ مکرم مرزا تنویر احمد صاحب ابن مکرم مرزا افضل الٰہی صاحب ساکن راولپنڈی شہر بعوض چالیس ہزار روپے حق مہر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے ۲۷ فروری ۹۲ء کو بیت المبارک میں بعد نماز ظہر پڑھا۔

○ عزیزہ مبارکہ بیگم بنت مکرم چوہدری نثار احمد صاحب آف لاہور چھاؤنی کا نکاح مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی دارالذکر نے مکرم چوہدری سہیل احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب آف ربوہ کے سے پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۲۸ فروری کو دارالذکر لاہور میں پڑھا۔

○ عزیزہ محمودہ ناز بنت مکرم چوہدری نثار احمد صاحب آف لاہور چھاؤنی کے نکاح کا اعلان مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی دارالذکر نے مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور سے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۲۸ فروری کو دارالذکر لاہور میں کیا۔

○ مکرم چوہدری جاوید احمد صاحب ولد چوہدری نیاز احمد صاحب آف ربوہ کے ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ امتہ الشافی بنت مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب آف ربوہ کے مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی دارالذکر نے ۲۸ فروری کو دارالذکر لاہور میں پڑھا۔

○ عزیزہ نیلم نظامی بنت مکرم ریاض احمد صاحب نظامی گلبرگ III لاہور کے نکاح کا اعلان مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے مکرم محمود الور صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب آف جرمنی سے چھ ہزار جرمن مارک حق مہر پر مورخہ ۲۱ فروری ۹۲ء کو دارالذکر لاہور میں کیا۔

تقریب شادی

○ مکرم چوہدری لطیف احمد گھمن کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ میری بیٹی عزیزہ سلمیٰ محمودہ لطیف گھمن کا نکاح مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب وڑائچ ولد چوہدری عبدالحفیظ صاحب وڑائچ کے ساتھ مورخہ ۷ فروری ۹۲ء کو بیت نور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مکرم سید عزیز احمد صاحب سابق مربی سلسلہ نے مبلغ ۲۰ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا مورخہ ۱۳ فروری ۹۲ء کو رخصتی ہوئی۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرم محمد انور ہاشمی صاحب ملتان چھاؤنی کی اہلیہ ایک عرصہ سے جوڑوں اور پٹھوں کے دردوں سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ خود بیٹھنے، کھڑے ہونے اور چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔

○ مکرم عاصم مہران صاحب دارالعلوم ربوہ تقریباً ایک ہفتہ سے بیمار ہیں اور چند پریشانیوں میں بھی مبتلا ہیں۔

○ مکرم حکیم عبدالواحد صاحب سابق کارکن نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کی صحت عرصے سے خراب چلی آرہی ہے۔

○ مکرمہ صفیہ پروین صاحبہ فیکٹری ایریا ربوہ بعارضہ ہائی بلڈ پریشر علیل ہیں۔

○ مکرم احمد بخش خان صاحب کا پوتا عدیل احمد بعمر ۲ ۱/۲ سال انتڑیوں کی خرابی کی وجہ بیمار ہے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کریم پارک راوی روڈ لاہور مع افراد خانہ ۲۲ فروری ۹۲ء کو لاہور سے براستہ فیصل آباد ربوہ آرہے تھے کہ شمس ملز کے قریب ان کی کار کو حادثہ پیش آیا۔ کار بالکل تباہ ہوگئی سب کو چوٹیں آئیں جواب بفضل خدا رو بصحت ہیں۔

○ مکرم راجہ بشیر الدین احمد صاحب دارالبرکات ربوہ عرصہ سے کئی عوارض میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم محمد اکرم صاحب بڑالی کالونی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کی والدہ محترمہ سخت بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

○ مکرم عبدالمجیب صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ محترمہ کی بائیں بازو کی کلائی کی دونوں ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ ابھی تک بازو پر پلستر لگا ہوا ہے۔

مکرم عبدالمجید خان صاحب سابق قائد علاقہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سکھر حال مقیم بیلجیئم اور ان کی اہلیہ گذشتہ ماہ کار کے حادثے میں زخمی ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر جان بچائی۔ زخمی ہونے کی وجہ سے ابھی تکلیف ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم ظہور احمد صاحب ناصر دارالرحمت وسطی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم حکیم مولوی علی احمد صاحب واقف زندگی (ریٹائرڈ معلم اصلاح و ارشاد) تین ماہ کی طویل علالت کے بعد مورخہ ۷ مارچ ۹۲ء کو وفات پا گئے۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھی گئی اور ساڑھے پانچ بجے شام بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

○ مکرم محمد اسماعیل منیر ثانی صاحب ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری خان محمد صاحب گھمن آف سمبڑیال۔ (حال چک ۳۴ جنوبی سرگودھا) مورخہ ۷ مارچ ۱۹۹۲ء بوقت تین بجے

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اعتراف کیا ہے کہ پارٹی کے پرانے بزرگوں اور ساتھیوں کی علیحدگی میری پالیسی کی غلطی تھی اور یہ سب کچھ میری ناتجربہ کاری کی وجہ سے ہوا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ وزیر اعظم پنجابی ہیں اور وہ سندھ کی سیاست کو ہر قیمت پر ختم کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔

○ وفاقی وزیر محنت اعجاز الحق نے کہا کہ مجاہدین کا خون رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔ میرے والد کو مسئلہ افغانستان کی وجہ سے شہید کیا گیا اس لئے اگر میرے باپ کی پالیسیاں نہ چلائی گئیں تو میری آواز سب سنیں گے۔

○ لاڑکانہ میں پارٹی کارکنوں سے بات چیت کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ ہم قانون جبر کرنے والوں اور انصاف نہ دینے والوں کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انتظامی مشینری استعمال کرنے والوں کا ہاتھ عوامی مشینری سے روک لیا جائے گا۔

○ کالجوں کے اساتذہ نے اپنے مطالبات کے حق میں ۱۸ مارچ سے ملک بھر میں پرامن احتجاجی تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ احتجاجی تحریک کے دوران بورڈز اور یونیورسٹیوں کے تمام امتحانات کا بائیکاٹ کیا جائے گا۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے لیڈر اجمل خان خٹک نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کے منصوبے کو صوبہ سرحد کے عوام مسترد کر چکے ہیں۔ اگر مشترکہ مفادات کی کونسل نے اسے منظور کر لیا ہے تو وعدوں سے انحراف کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر منصوبے کو مسلط کیا گیا تو تباہی کی ذمہ داری مسلم لیگ پر ہوگی۔

○ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ ولی خان تاریخ کے اس دھارے سے ہٹ چکے ہیں جہاں وہ ظالم جابر کے سامنے کلمہ حق کہا کرتے تھے۔ اب ان کی سیاست خالصتاً مفادات اور اقتدار کی سیاست بن کر رہ گئی ہے۔

○ ایف آئی اے نے وینا حیات کیس کی دوبارہ تحقیقات شروع کر دی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ بیروزگار نوجوان ٹیکسی کاریں خریدنے کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ اس سکیم میں شراکت کی شرح ۸۵:۱۵ رکھی گئی ہے۔

○ این پی پی کے سربراہ غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ پانی سر سے گذر چکا ہے۔ حکومت سندھ سے اب تعاون نہیں کریں گے۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ لبریشن فرنٹ کو ۳۰ مارچ کو کنٹرول لائن توڑنے سے پھر روکا جائے گا۔

○ حسن ابدال کے قریب ٹرک اور ویگن کے ہولناک تصادم میں ۷ افراد ہلاک اور ۶ زخمی ہو گئے۔

○ ایک قومی ادارے کے مطابق گذشتہ سال میں ۱۲ ارب روپے سے زائد کا عشر چوری کر لیا گیا۔

○ محراب پور سندھ کے قریب بالانی شہر پر ۲۰ ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور ۴ افراد اغوا کر کے لے گئے۔ شہر میں احتجاجی ہڑتال کی گئی۔

○ اندرون سندھ سفر کے دوران لوٹ مار کے خلاف آئل ٹینکروں نے ملک گیر ہڑتال کر دی ہے۔ آئل ٹینکر ایسوسی ایشن کے صدر نے کہا ہے کہ اگر ڈاکوؤں اور پولیس سے تحفظ نہ ملا تو آئندہ غیر معینہ مدت کے لئے ہڑتال کی جائے گی

غیر ملکی خبریں

○ بھارت کے وزیر داخلہ نے اعتراف کیا ہے کہ سرینگر کے نواحی علاقوں میں حریت پسندوں کا قبضہ ہے۔ ریاست کے دفاع پر اتنا خرچ کرنے کے باوجود صورتحال تشویشناک ہے۔ بھارتی وزیر داخلہ کوشش کے باوجود سری نگر کے نواحی علاقوں میں نہ جا سکے۔

○ سی۔ آئی۔ اے نے اس رپورٹ کی تصدیق کر دی ہے کہ اسرائیل نے امریکی پیٹریاٹ میزائیل چین کو فراہم کر دیئے ہیں۔ جس سے امریکہ اور اسرائیل کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ امریکی حکومت میں بھی اسرائیل کے حامی اور مخالف دھڑے بن گئے ہیں۔

○ بھارتی لوک سبھا میں ہارس ٹریڈنگ پر ہنگامہ آرائی ہو گئی اور اراکین ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوتے ہوتے بچے۔ کانگریس آئی پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ اراکین پارلیمنٹ کو مالی لالچ دے رہی ہے

○ روسی رہنماؤں میں اقتصادی اصلاحات کے موضوع پر تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے۔

○ ۸۰۰ پاکستان آرمی کے افسروں اور جوانوں کا ایک گروپ گذشتہ روز کویت روانہ ہو گیا۔ جہاں وہ بارودی سرنگیں صاف کرنے کا کام کرے گا۔

بقیہ وصایا صک سے آگے

حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ احمد لقمان صادق بیت الصدق رسول نگر وَنڈالہ روڈ شاہدرہ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ وصیت نمبر ۲۴۷۲۵ والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالعزیز خان ماموں موصی۔

بقیہ: صک سے آگے

بعد دوپہر بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ مکرم و محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۸ مارچ ۱۹۹۲ء کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں پڑھائی۔ گیارہ بجے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جہاں پر محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے دعا کروائی۔ آپ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ۔ صدر جماعت احمدیہ چک ۳۳ جنوبی سرگودھا و امیر جماعتہائے احمدیہ حلقہ جنوبی سرگودھا کی خوشدامن تھیں۔

○ مکرم میاں عبدالسمیع صاحب حسنی ایڈووکیٹ ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ہماری والدہ (ثالثہ) محترمہ عائشہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب طویل علالت کے بعد آبائی گاؤں چک ۱۲۱ ج ب حسن پورہ (گوکھووال) ضلع فیصل آباد میں مورخہ ۲۲ فروری ۹۲ء بروز ہفتہ بعمر ۸۷ سال رحلت فرما گئیں۔ نماز جنازہ بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور موصیہ ہونے کی بنا پر بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور دعا بھی مولانا موصوف نے کروائی

احباب ان سب کی بلندئی درجات کے لئے دعا کریں۔

لاہور میں لیزر پرنٹر پر اردو خط نستعلیق اور نسخ میں کمپوزنگ کرنیوالا سب سے پرانا ادارہ

آپ کا اپنا

سلور لنک کمپوزنگ سنٹر

کتب، میگزین، رسالہ جات و دیگر مسودات کی اردو اور انگلش کمپیوٹرائز کمپوزنگ بارعایت اور اعلیٰ کوالٹی میں نیز وزیٹنگ کارڈ، لیٹر ہیڈ اور ہر قسم کی پرنٹنگ کے لئے تشریف لائیں۔

کمپیوٹر پروگرامنگ کی کلاسز صبح و شام

پابندئ وقت ہمارا نصب العین

رضیہ محل نمبر ۲ رائل پارک لاہور فون نمبر ۱۹۸۸۷

Concept Advertisers

ڈاؤلینس۔ پیل۔ فلپس۔ ویوز کے بااختیار ڈیلر

ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، ایئر کنڈیشنر۔

کمپنی ریٹ اور گارنٹی کے ساتھ

ڈیلرشپ کی تسلی کے لئے کمپنی کے بل ضرور دیکھیں

احمدیہ ماڈرن سٹورز

گولبازار۔ ربوہ۔ فون ۶۶۱